خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنیچر | 28-مارچ 1998ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029

جلد 48-83 نمبر 69 | ہفتہ 28-ذیقعدہ-1418ھ 28-امان 1377ہش 28-مارچ 1998ء

اللہ کا سلوک

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بندے کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں۔ جس وقت بندہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کروں گا۔ اور اگر وہ میرا ذکر محفل میں کرے گا تو میں اس بندے کا ذکر اس سے بہتر محفل میں کروں گا۔ اگر وہ میری جانب ایک بالشت بھر آئے گا تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ جاؤں گا۔ اگر میری طرف وہ ایک ہاتھ آئے گا تو میں اس کی طرف دو ہاتھ جاؤں گا۔ اگر وہ میری طرف چل کر آئے گا تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاؤں گا۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تمام اعمال کی طرف حرکت صرف ایمان سے ہوتی ہے۔ مثلاً سم الفار کو اگر کوئی شخص طباشیر سمجھ لے تو بلا خوف و خطر کئی ماشوں تک کھا جاوے گا۔ اگر یقین رکھتا ہو کہ یہ زہر قاتل ہے تو ہرگز اس کو منہ کے قریب بھی نہ لائے گا۔ حقیقی نیکی کے واسطے یہ ضروری ہے کہ خدا کے وجود پر ایمان ہو، کیونکہ مجازی حکام کو یہ معلوم نہیں کہ کوئی گھر کے اندر کیا کرتا ہے اور پس پردہ کسی کا کیا فعل ہے۔ اور اگرچہ کوئی زبان سے نیکی کا اقرار کرے، مگر اپنے دل کے اندر وہ جو کچھ رکھتا ہے اس کے لئے اس کو ہمارے مواخذہ کا خوف نہیں اور دنیا کی حکومتوں میں سے کوئی ایسی نہیں جس کا خوف انسان کو رات میں اور دن میں، اندھیرے میں اور اجالے میں، خلوت اور جلوت میں، ویرانے میں اور آبادی میں، گھر میں اور بازار میں ہر حالت میں یکساں ہو۔ پس درستی اخلاق کے واسطے ایسی ہستی پر ایمان کا ہونا ضروری ہے جو ہر حال اور ہر وقت میں اس کی نگران اور اس کے اعمال اور افعال اور اس کے سینہ کے بھیدوں کی شاہد ہے۔ کیونکہ دراصل نیک وہی ہے جس کا ظاہر اور باطن ایک ہو اور جس کا دل اور باہر ایک ہے۔ وہ زمین پر فرشتہ کی طرح چلتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 208)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

ہفتہ 28-مارچ 1998ء

7-00 صبح-خطبہ 98-3-27 (دوبارہ)-
12-00 دوپہر-سرائیکی پروگرام-
1-00 دوپہر-طبی معاملات-
4-10 شام-ڈاکومنٹری-نمائش-

اتوار-29-مارچ 1998ء

8-00 صبح-اردو کلاس-
11-30 صبح-چلڈرنز کارنر-بیت بازی-کراچی بمقابلہ نواب شاہ-
12-00 دوپہر-خطبہ 98-3-27 (دوبارہ)-
4-00 دوپہر-آپ کا خط ملا-

رپورٹ: یوسف سہیل شوق

ہمارے ایمان کو کوئی ہمارے سینوں سے کھینچ نہیں سکتا

لاہور میں جماعت احمدیہ کے ترجمان راجہ غالب احمد کا پریس کانفرنس سے خطاب

لاہور-25-مارچ 1998ء جماعت احمدیہ کے ترجمان راجہ غالب احمد نے ایک مقامی ہوٹل میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے صحافیوں کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا وہ بیان تقسیم کیا جس میں حضرت صاحب نے ان اخباری خبروں کی تردید کی ہے کہ جماعت احمدیہ نے مردم شماری کے دوران اپنا سابقہ موقف تبدیل کر لیا ہے۔

مکرم راجہ صاحب نے بتایا کہ پچھلے دنوں ہمارے متعلق ایک خاص رو چلی جس میں مردم شماری کے حوالے سے ہم پر الزامات لگائے گئے۔ ہم نے اس کی تردید ملکی پریس کو بھجوادی۔ انہوں نے اخبارات کا شکریہ ادا کیا کہ یہ تردید بر وقت شائع کر دی گئی۔ راجہ صاحب نے اس کو ایک مثبت تبدیلی اور ایک صحت مندر رجحان قرار دیا اور امید ظاہر کی کہ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

مکرم راجہ صاحب نے فرمایا کہ آج کی پریس کانفرنس بہت اہم ہے۔ پہلی دفعہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ایک دستخط شدہ تحریری بیان اخبارات کو بھجوایا ہے۔ راجہ صاحب نے کہا کہ اس بیان کی ضرورت واضح ہے کہ ہم اپنے ایمان کا اعلان کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے حکومت کی طرف سے عوامی بہبود کی کسی بھی تحریک سے کبھی عدم تعاون نہیں کیا۔ جب سے مردم شماری کا سلسلہ شروع ہے ہم نے ہمیشہ اس میں مثبت طور پر حصہ لیا ہے۔ تاہم یہ بات واضح کرنے والی ہے کہ 1981ء تک مردم شماری کے فارم میں فرقہ واریت کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ اور 1981ء کی مردم شماری کے وقت 1984ء کا وہ صدارتی آرڈی ننس بھی موجود نہیں تھا جس کے تحت اگر ہم خود کو مسلمان لکھیں تو ہم کو سزا ہو سکتی ہے۔

مکرم راجہ صاحب نے کہا کہ ہم نے ہمیشہ اپنے حقوق سے دستبرداری اختیار کی ہے مگر اپنے فرائض ادا کئے ہیں۔ ہم نے ووٹ نہیں بنایا اس لئے کہ ہمیں خود کو نان مسلم لکھنا پڑتا تھا۔ ہم نے اسمبلیوں کی رکنیت بھی ترک کر دی۔ ہمیں نوکری نہ ملے۔ داخلے نہ ملیں۔ لیکن ہم اپنے ایمان سے دستبردار نہیں ہوں گے ہم نے اپنے حقوق کی قربانی دینا قبول کر لیا۔ لیکن اب مسئلہ فرائض کا ہے۔ اس سے ہم نے کبھی پہلو تہی نہیں کی۔ چنانچہ اب سوال یہ تھا کہ کیا ہم مردم شماری سے عدم تعاون کریں یا حکومت کے اقدامات کی نافرمانی کریں۔ اور اس کے بدلے میں تعزیر کو قبول کریں۔ وہ ہم نہیں چاہتے تھے۔ لیکن چونکہ ہم پر ایسی کوئی پابندی نہ تھی اگر ہم احمدی ہیں تو کلمہ پر یقین نہ رکھیں۔ ایسی کوئی بات نہ تھی لہٰذا ہم نے مردم شماری میں حصہ لیا۔ مکرم راجہ صاحب نے کہا کہ ہم اپنے آپ کو جو کچھ سمجھتے ہیں ہم اس پر قائم ہیں۔ نہ ہم نے اپنی تعداد کو چھپایا ہے اور نہ کوئی ایسی بات ہے جس کو ہم چھپانا چاہتے ہوں۔ ہمارے خلاف مخالفوں نے کہا کہ ہم نے سازش کی ہے کہ ہم خود کو مسلمان لکھوا رہے ہیں۔ جب اس کی بجائے ہم نے تعاون کیا تو اب ہم پر یہ غلط الزام لگایا جا رہا ہے کہ ہم نے اپنے موقف میں تبدیلی کر لی ہے۔ مکرم راجہ صاحب نے کہا اگر ہمارے ایمان کو کوئی ہمارے سینوں سے کھینچنا چاہتا ہے تو یہ ممکن نہیں ہے۔ ہم اپنے ایمان کے لئے ہر قربانی دینے کو تیار ہیں۔ بعد ازاں صحافی حضرات نے مختلف سوالات کئے جن کے جواب میں راجہ صاحب نے کہا کہ ہم قانون کی پابندی کرتے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں راجہ صاحب نے کہا کہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں جو لوگ خود کو احمدی کہہ کر ممبر بنے ہیں ان کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم نے اس بارے میں اپنی پوزیشن قومی پریس میں کئی بار واضح کی ہے۔

اندر کے صفحات پر

☆ مجلس عرفان — صفحہ 3
☆ جماعتی اخبارات کے چند مضمون نگار — صفحہ 4
☆ آیئے نظم و ضبط سیکھیں — صفحہ 5
☆ احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام 28 مارچ تا 2 اپریل 1998ء — صفحہ 6

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

28 امان 1377 ہش — 28 مارچ 1998ء

مزید افسوسناک واقعات

کراچی میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات میں بیس سے زیادہ افراد جانیں ہار بیٹھے ہیں۔ یہ حادثے صرف متاثرہ خاندانوں کیلئے ہی نہیں سب اہل وطن کیلئے انتہائی المناک ہیں۔

ہم انسانی جانوں کے اس ضیاع پر سخت صدمے کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان صدمہ زدوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ خود ان کا کفیل ہو۔ اور خوشیوں کے سامان پیدا فرمائے۔

حکومت دہشت گردی کے واقعات پر قابو پانے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے مگر تخریب کار عناصر نت نئے پینترے بدل کر تباہی پھیلا رہے ہیں۔ اس کے ذمہ دار کوئی بھی ہوں۔ بہر حال انسانیت کی ادنیٰ قدروں سے بھی عاری ہیں۔ اور ان کے اندر نرمی اور شرافت کا کوئی شائبہ بھی باقی نہیں رہا۔ اس لئے ان سے کسی قسم کی اپیل کرنا تو بے کار ہے۔ ہاں حکومت کے لئے یہ چیلنج ہے کہ وہ اپنے سیکیورٹی کے نظام کو مزید بہتر بنائے۔ جدید سائنسی وسائل استعمال کرے۔ مجرموں کی جڑوں پر ہاتھ ڈالے اور عوام کو اس روز روز کی اذیت سے نجات دلائے۔

مگر اس سارے عمل میں ایک امر جس کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ سیکیورٹی اور تحفظ کے نام پر عوام الناس کے لئے مزید مشکلات پیدا کر دی جاتی ہیں اور سماج دشمن عناصر ارد گرد دندناتے رہتے ہیں اور حسب موقع شرارت کر گزرتے ہیں۔

پس امن اور سلامتی کی خاطر عام پبلک کو صعوبتوں کی چکی میں سے گزارنے کی بجائے دشمنوں کے خفیہ ٹھکانوں پر ہاتھ ڈالا جائے' ان کے سرچشموں کو ختم کیا جائے۔ یہ ایک وسیع مہم ہے جو بڑی فراست اور تجربہ کاری سے چلائی جانی ضروری ہے جو ہر قسم کے دباؤ' تعصبات اور امتیازی سلوک اور سفارش کے طوقوں سے بالکل آزاد ہو۔ خالص انصاف کے لئے جدوجہد کی جائے ورنہ معاشرے کے دکھ اسی طرح بڑھتے رہیں گے۔

ایثار

1947ء میں قیام پاکستان کے وقت جب لاکھوں مہاجر لٹے پٹے قافلوں کے ساتھ پاکستان کی طرف رخ کئے ہوئے تھے اور دوسری طرف مسلمان عورتوں کی عزت و حرمت کے ساتھ ظلم کی ہولی کھیلی جاری تھی اور بچوں کو اچھال کر نیزوں میں پرو دیا جا رہا تھا اس وقت احمدیہ جماعت کا مرکز قادیان جو خود بھی دشمنوں کے نرغہ میں تھا دور دور کے تمام مسلمان دیہات کی پناہ گاہ بن چکا تھا۔ اس چھوٹی سی بستی نے 75 ہزار بے خانماؤں کو سہارا مہیا کیا۔ ان بالکل مفلس اور قلاش مہاجروں کی کفالت جماعت احمدیہ نے کی اور کسی ایک کو بھی بھوکا نہیں مرنے دیا گیا۔ جلسہ سالانہ کی ضروریات کے خیال سے اکٹھی کی ہوئی گندم کے گودام ان کے لئے کھول دئے گئے۔

(خطبہ حضرت صاحب 85-3-1)

ان ننگے اور عریاں جسموں کو جہیزوں کے کپڑوں سے ڈھانپا گیا۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے خود اپنی بیگم کے قیمتی کپڑے تقسیم کر کے اس کام کا آغاز کیا۔ ان کے کپڑوں میں بعض ایسے قیمتی اور پرانے خاندانی ملبوسات بھی تھے جو وہ خراب ہونے کے ڈر سے نہیں پہنتی تھیں اس کے بعد تو ہر کمرہ کے بکس کھل گئے۔ (جلسہ سالانہ کی دعائیں صفحہ 89)

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب قادیان سے نکلے تو ان کے ہاتھ میں صرف ایک خاکی تھیلا تھا جس میں صرف ایک جوڑا تھا۔ (خطبہ حضرت صاحب 85-3-1)

غزل

کون؟ کس شخص کی آواز؟ اشارہ کس کا
قلب و جاں ڈھونڈ کے لائے ہیں سہارا کس کا

آگ انڈیلیں گے مرے جام میں میرے ہمدرد
وہ جو خود پیتے ہیں اس پر ہے اجارہ کس کا

غیر تو غیر ہیں اپنے بھی جو کام آ نہ سکا
وہ خدا کس کا ہے بتلاؤ خدارا کس کا

پوچھتے پھرتے ہیں نادان محبت کے نقیب
یہ نظر کس کی ہے اور ہے یہ نظارہ کس کا

بند ٹوٹے گا تو بہہ جائے گی ہر چیز نسیم
پھر بھلا لہر ہے کس شخص کی' دھارا کس کا

نسیم سیفی

فرشتے اترتے ہیں

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (م 1239ھ / 1822ء فرماتے ہیں کہ

"میں جس زمانے میں دہلی کہنہ میں رہتا تھا۔ کوچہ انبیاء میں ایک سید کے گھر ایک پوربی باندی رہتی تھی جو بالکل جاہلہ تھی اور نماز کی بھی پابند نہ تھی چونکہ وہ عمر رسیدہ ہو گئی تھی اور گھر کے تمام صاحبزادوں پر اپنا حق رکھتی تھی۔ اس لئے وہ لوگ اس کی بڑی خدمت اور دیکھ بھال کرتے تھے جب اس کا آخری وقت ہوا تو وہ ایک آواز پوربی لہجے میں بلند کرتی تھی جس کا مطلب' مفہوم کسی کی سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ حکماء و صلحاء کو بلا کر دریافت کیا گیا کچھ نہ معلوم ہوا۔ آخر میرے چچا شاہ اہل اللہ" کے بلانے کی نوبت آئی۔ وہ تشریف لے گئے انہوں نے معلوم کر لیا کہ اس کی زبان سے لاتخافی لاتحزنی (اے عورت مت خوف کر مت غمگین ہو) نکل رہا ہے' چچا صاحب نے اس کے تیمارداروں سے فرمایا کہ اس سے دریافت کرو کہ یہ الفاظ کس وجہ سے کہہ رہی ہے۔ بڑی کوشش کے بعد اس نے جواب دیا کہ ایک جماعت (فرشتوں کی آئی ہوئی ہے اس کی زبان سے یہ الفاظ نکل رہے ہیں جو میری زبان پر آ گئے۔) پھر آپ نے دریافت کرایا کہ کیا تو ان الفاظ کا مطلب سمجھ رہی ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے تو بس اتنا محسوس ہو رہا ہے کہ یہ جماعت مجھے تسلی دے رہی ہے۔ پھر چچا صاحب نے فرمایا کہ اس سے دریافت کرو کس عمل کی وجہ سے یہ تسلی دی جا رہی ہے؟ اس نے کچھ دیر کے بعد کہا کہ یہ حضرات کہہ رہے ہیں کہ تیرے پاس اور اعمال خیر تو نہیں ہیں' البتہ تو ایک دن موسم گرما میں گھی لینے کے لئے بازار گئی تھی جب تو نے گھی لا کر گھر میں جوش دیا تو اس میں سے ایک روپیہ نکلا۔ اول تو نے چاہا کہ اس روپے کو چپکے سے اپنے پاس رکھ لے' اپنے کام میں لائے اس لئے کہ کسی کو اس راز کی خبر نہ تھی' پھر یہ خیال کر کے کہ حق تعالیٰ تو دیکھ رہا ہے تو نے وہ روپیہ دکاندار کو لوٹا دیا۔ تیرا یہ عمل اللہ کے یہاں پسند ہوا' اسی کی وجہ سے ہم تجھ کو بشارت دے رہے ہیں۔"

(ماہنامہ دارالعلوم ج 8۔ شمارہ نمبر 2 ص 40 بحوالہ جواہر پارے از مولانا نعیم الدین مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور ص 156)

ooo

گوادر کا ساحل 99 سال کے پٹے پر امریکی کمپنی کو دے دیا گیا

کراچی (جی این این) گوادر کا ساحل 99 سالہ پٹے پر 46 کروڑ ڈالر کے عوض امریکہ کی تحویل میں دے دیا گیا اس سلسلے میں امریکی کمپنی فوربز اور سرمایہ کاری بورڈ کے مابین معاہدے پر دستخط کر دیئے گئے۔

ooo

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی

مجلس عرفان

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب کرام اصل کیسٹ ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

گذشتہ سے پیوستہ

علم و عرفان کے موتی

تو یہ وہ کلاس ہے جو انٹیلی جنٹسیا کہلاتی ہے اور ہر سوسائٹی میں ہوتی ہے اور باہر بیٹھے تنظیم پر تبصرہ کر رہے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لو جی یہ بیوقوف۔ اس نے یہ کر دیا وہ کر دیا۔ فلاں کو یوں کر دیا مجھے موقع نہیں دیا۔ میں زیادہ عقل والا تھا۔ اس کو موقع دے دیا۔ یہ ساری چیزیں دل کی بیماریاں ہیں۔ شروع میں چھوٹی ہوتی ہیں لیکن اگر ان پر توجہ نہ دی جائے تو بعد میں بڑی ہو جاتی ہیں۔ پس احباب کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ چنانچہ (اللہ پاک ہے) کے ذریعہ ہمیں ایک ایسا گر سکھا دیا کہ اس کے بعد تکبر نہیں پیدا ہو سکتا۔ اعتراض کرنے والا اگر یہ کہے کہ تم نے غلطی کی ہے تو اس کے دل میں یہ احساس پیدا ہو گا کہ میں نے غلطی پکڑی ہے۔ میں غلطی سے پاک ہوں یہ غلطی کر رہا ہے (پاک ہے اللہ) کا مطلب ہے کہ صرف اللہ غلطی سے پاک ہے جس نے (پاک ہے اللہ) کہا اس کا ذہن اس طرف جاتا ہے۔ اگر وہ ذرا بھی ذہین ہو کہ اس کی غلطی سے تو میں شاید خوش ہو رہا ہوں۔ کہتا ہوں میں نے پکڑ لی لیکن مجھے تو یہ یاد کرایا گیا ہے کہ میں بھی غلطی کرتا ہوں۔ صرف خدا غلطی سے پاک ہے۔ میں بھی غلطی سے پاک نہیں ہوں۔ اس میں عجز آ جاتا ہے اور کہنے والے کے کان میں جو آواز پہنچتی ہے وہ اس رنگ میں پہنچتی ہے کہ وہ اس کو قبول کرنے سے شرمندہ نہیں ہوتا۔ اس کی انانیت بھی آڑے نہیں آتی جس کی اصلاح کرنی ہے۔ اس کو یہ پیغام ملتا ہے کہ تم نے غلطی تو کی لیکن کوئی حرج نہیں۔ میں اور تم ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔ سوائے خدا کے ہر شخص غلطی کر سکتا ہے۔ جب اس رنگ میں غلطی کی اطلاع ملے تو دل اس کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ اپنی غلطیوں کو سمجھنے کے لئے ایک مثالی نفسیاتی ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ امام پھر دماغ پر زور ڈالتا ہے کہ پتہ نہیں میں کیا غلطی کر بیٹھا ہوں یاد آ جائے تو سننے کے باوجود اس کی دلشکنی نہیں کرتا۔ آگے سے ایسا رد عمل نہیں اختیار کرتا جس سے بتانے والا یا نصیحت کرنے والا سبکی محسوس کرے۔ اور کہے کہ او ہو میں نے تو غلطی کی جو اسے بتا دیا بلکہ اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور پالش کرتا ہے اور احتیاط سے رکھتا ہے کہ اس کو کوئی ضرب نہ آ جائے تو شیشے کی مثال میں ایک زائد بات (-) پیدا فرما دی (ایک ایمان والا دوسرے ایمان دار کا آئینہ ہوتا ہے۔ کی طرف اشارہ ہے) (-) اس مسئلہ پر میں نے اور بھی غور کر کے دیکھا ہے۔ شیشے کی مثال میں بہت ہی دلچسپ باتیں اور سلیقے بتا دیئے ہیں۔ پھر ایک اور بات بھی بتائی ہے کہ ہر (ایمان والے) کو اپنے فرض ادا کرنے ہیں۔ یہ دوسرے نقطہ نگاہ سے بتایا گیا ہے کہ تمہیں اپنی سوسائٹی میں شیشہ بننا پڑے گا۔ ورنہ سوسائٹی کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ جو تم دیکھتے ہو اگر تم خاموش رہو اور اپنے دل تک بات رکھو کسی اور کو نہ بتاؤ (چلو نہیں بتایا) لیکن اس شخص کو بھی نہ بتاؤ جس سے تمہارا تعلق ہے تو سوسائٹی مردہ ہو جائے گی۔ اور غلطیوں میں آزادی پیدا ہو جائے گی۔ لاپرواہی آ جائے گی۔ اس لئے بتانا ضروری ہے۔ چنانچہ شیشہ کا یہ جو عمل ہے کہ ضرور بتاتا ہے۔ اس کے ساتھ اس کی صفائی بھی ضروری ہوتی ہے اس میں کوئی کجی نہ ہو۔

پس (ایمان والے) کو جب مرآۃ فرمایا تو اس میں اس کی ذمہ داریاں بتا دیں کہ تمہاری آنکھ میں کجی نہیں ہونی چاہئے۔ میل نہیں آنی چاہئے تمہارے دل پر۔ تمہارے دل میں نفرتیں نہیں پیدا ہونی چاہئیں تاکہ بعضوں کو بڑھاؤ اور بعضوں کو گھٹا کے دکھاؤ تو مکمل غیر جانبداری اور دل کی صفائی اس کی تعلیم بھی (صاحب ایمان) کو دے دی۔ چنانچہ (کلام الٰہی) میں بار بار فرمایا گیا ہے کہ ہم تمہیں معروف کا حکم دیتے ہیں اور منکر سے روکتے ہیں یہ (صاحب ایمان) کی سوسائٹی کا خاصہ ہے وہ کس طرح روکتے ہیں۔ یہ اس شیشے کی مثال میں بتا دیا گیا ہے کہ اس طرح نہیں روکتے کہ گلیوں میں فساد کرتے پھریں۔ پروپیگنڈے کرتے پھریں۔ سلیقے سے روکتے ہیں (-) یہ تو ہے ایک مقامی کوشش جو ایک انسان کر سکتا ہے۔

شکایت کرنے کا صحیح طریق

اس سے اگلا قدم یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی بیماری دیکھتا ہے کہ کوشش کے باوجود دور نہیں ہو رہی۔ وہ دیکھتا ہے کہ ایک آدمی اپنے ٹیڑھے پن میں مسلسل جاری ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ ناانصافی ہو رہی ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ مرکز کو اطلاع دے جو بھی اس کے اوپر اتھارٹی ہے اور اطلاع دے اپنے افسر کی معرفت۔ یہ ایک ایسا قانون ہے جس کو توڑا جائے تو مرکز اس کی شکایت پر توجہ نہیں دیتا۔ اس میں اس لئے شدت اختیار کی جاتی ہے کہ اس طریق میں بہت فوائد ہیں اس کو چھوڑنے سے بڑے نقصان پہنچ جاتے ہیں۔ بعض لوگ بغیر نام کے شکایت کرتے ہیں جس کا مطلب ہے کہ ہر جھوٹا اٹھ کر شکایت کر سکتا ہے۔ بعض لوگ براہ راست شکایت کرتے ہیں وہ یہ نہیں پسند کرتے کہ جس کے خلاف شکایت کی ہے اس کو پتہ لگ جائے کہ میں نے کن الفاظ میں شکایت کی ہے۔ کس طرح میں اس کے خلاف تلخی میں ہوں اور کچھ مبالغے بھی کر بیٹھا ہوں وہ اس سے چھپاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ساتھ ہی مرکز بیوقوف بن جائے گا۔ وہ چپ کر کے ان سب باتوں کو مان لے گا حالانکہ یہ نہیں ہوا کرتا۔ اصل چٹھی پھر اس کے پاس جاتی ہے جس کے خلاف شکایت ہوتی ہے۔ اس طرح ایک تو وقت زیادہ لگا دوسرے لکھنے والے کو جب یہ خیال ہو کہ میری چٹھی اس کی نظر سے نہیں گذر رہی تو وہ مبالغے کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ زیادہ تلخ زبانی کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور سمجھتا ہے آزادی ہے جو مرضی کرے اندھیرے میں کون دیکھتا ہے۔ اور وہ باتیں جب اس کو پہنچتی ہیں تو اور زیادہ دوری ان کے درمیان پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر آدمی کو اس بات کا علم ہو کہ میں نے شکایت کسی کی معرفت کرنی ہے تو وہ لازماً احتیاط کرے گا۔ اس کو پتہ ہے کہ اگر میں نے کوئی مبالغہ آمیزی کی تو اس نے ساتھ ہی نوٹ دے دینا ہے کہ یہ بات تو بکی جھوٹی ہے نا۔ یا اگر تلخ کلامی کی تو ہمارے اندر زیادہ دوری پیدا ہو جائے گی۔ اس لئے افسر مجاز کی معرفت بھیجنے میں بہت ہی فوائد ہیں۔ اس سے شکایت کنندہ احتیاط کرتا ہے۔ اور اس میں اور بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سے بہادری پیدا ہوتی ہے۔ شکایت کرنے والا خدا کی خاطر شکایت کرتا ہے۔ اس کو یہ پرواہ نہیں رہتی کہ جس کی شکایت کی ہے وہ برا منائے گا یا کیا کرے گا۔ بعض لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ آپ کے پاس شکایت کر رہے ہیں بتانا نہ اس کو۔ یہ بھی پاگلوں والی بات ہے۔ گویا سکول کے بچے جس طرح آپس میں چالاکی کر رہے ہوتے ہیں اس طرح مجھے لکھتے ہیں۔ آپ کو بتا تو رہا ہوں لیکن اس کو نہ پتہ لگ جائے کہ میں نے اس کی شکایت کی ہے وہ بڑا برا منائے گا۔ تو میں کہتا ہوں پھر تمہیں شکایت کا حق ہی کوئی نہیں۔ جو بزدل انسان ہے جس میں طاقت ہی نہیں اس کی میں کیوں سنوں۔ اگر شکایت کی ہے تو جس کے خلاف شکایت کی ہے اسے لازماً پتہ لگنا چاہئے۔ تو اس لئے اس طریق سے اس کا فائدہ ہو جاتا ہے۔ دل میں بہادری پیدا ہوتی ہے۔ ذمہ داری کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کے علاوہ جب شکایت کنندہ بار بار کسی کی معرفت بھیجے تو جتنی زیادہ شکائتیں پیدا ہوں اور افسر کی معرفت جارہی ہوں تو وہ ہمیشہ وہیں ایک اصلاح کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ ایک شخص بے اعتدالی میں تب بڑھتا ہے۔ جب اس کے خلاف سوسائٹی میں تو باتیں ہو رہی ہوں اس تک نہ پہنچیں اور اس کی معرفت آگے نہ جائیں۔ بلکہ ہوتا یہ ہے میں نے بہت تفصیلی جائزہ لیا ہے ایسی جماعتوں کا جہاں اس قسم کی باتیں ہوئیں یا بدمزگی پیدا ہوئی کہ جو لوگ آپس میں باتیں کرتے ہیں وہ یا تو اپنے افسر کو غصہ دلا رہے ہوتے ہیں اور چیلنج کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم تمہیں بدنام کریں گے۔ وہ کہتا ہے اچھا ایسی تیسی پھر تم کرو۔ جتنا میری طاقت میں ہے میں بھی تمہیں اچھی طرح رگڑوں گا۔ یہ رویہ اور زیادہ اس کو دور کرتا چلا جاتا ہے۔ دونوں غلط ہوں گے لیکن ایک کمزوری ہے۔ وہ ادھر بھی ہے اور ادھر بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ دوسرے علیحدہ باتیں کرنے والے بعض دفعہ غیبت کرتے چلے جاتے ہیں اس بیچارے کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ میرے متعلق کیا کہہ رہے ہیں۔ آہستہ آہستہ لوگوں کے موڈ بدلنے لگ جاتے ہیں۔ لوگ اس کی اطاعت میں کمزور پڑ جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ایک قسم کا اچھوت کا سا سلوک شروع ہو جاتا ہے اور وہ مظلوم ہوتا ہے اس کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ مجھ میں نقص کیا ہے اور میرے متعلق کیا کہا جارہا ہے لیکن جب شکایت اس کی نظر سے گذر کر جاتی ہے تو اس کے اوپر اتنا اخلاقی دباؤ پڑ جاتا ہے کہ اوپر سے ایکشن تو بعد کی بات ہے۔ ایک آدمی کے متعلق یہ پتہ لگ جائے کہ میں محفوظ نہیں ہوں میں چھپا ہوا نہیں ہوں میری ہر بات میرے بالا افسروں تک پہنچ رہی ہے اور میری معرفت پہنچ رہی ہے تو اس میں بہت زیادہ احتیاط پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر وہ پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں ذمہ دار ہوں میری باتیں پتہ لگ رہی ہیں۔ تو میں نے دیکھا ہے کہ جہاں بھی جماعت ذمہ دار ہو اور جرات سے شکایت امیر کی معرفت بھیجے وہاں آگے بیماری بڑھتی نہیں۔ باہر کی بعض جماعتوں کے متعلق میرا تجربہ ہے بعض لوگ ایسے ہیں وہ مجلس عاملہ کے ممبر ہیں ان کے اپنے امراء سے بہترین تعلقات ہیں۔ بڑی اچھی طرح اپنے فرض کو ادا کرتے ہیں۔ اگر امیر کوئی ایسی حرکت کرلے کہ ان کے نزدیک مرکز کی منشاء کے خلاف ہے تو وہ بالکل معاف نہیں کرتے اسی وقت امیر کی معرفت چٹھی لکھ دیتے ہیں کہ امیر صاحب نے یہ بات کی ہے اور میں نے امیر صاحب کو سمجھایا تھا لیکن وہ نہیں مانے۔ میں اطاعت کر رہا ہوں مجھے پتہ ہے آپ کا منشاء اور ہے لیکن میں چونکہ امیر کے تابع ہوں جب تک آپ کی طرف سے یہ امیر مقرر ہے میں اطاعت کر رہا ہوں لیکن میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ امیر آپ کی اطاعت نہیں کر رہا۔ چنانچہ تحقیق ہوئی وہ امیر صاحب پکڑے گئے ان کا کوئی اتنا بڑا جرم تو نہیں تھا وہ بھی بیچارے جو کچھ کر رہے تھے غلطی سے کر رہے تھے۔ ان کو اصلاح کا موقع مل گیا۔ اور ان کے ابھی تک اچھے تعلقات ہیں۔ یہ ہے دینی معاشرہ! اس کے ساتھ سوسائٹی میں بڑی مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔ اس سے ذمہ داری کا احساس بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے آپس کی چھوٹی چھوٹی باتوں میں معاف نہ کرنا' بدظنیاں کرنا بڑی غلط بات ہے۔

○○○

خطوط

○ وحید احمد ربوہ کے خط سے ایک اقتباس۔

جب سے M.T.A کا اجراء ہوا ہے کبھی بھی خطبہ سننے سے محروم نہیں رہا سوائے انتہائی مجبوری کے عالم میں لیکن دوبارہ اسے سن لیا کرتا ہوں۔

لیکن 20 مارچ والا خطبہ بیرون شہر جانے کی وجہ سے نہ سن سکا تھا۔ اور بدقسمتی سے دوبارہ ٹیلی کاسٹ ہونے پر بھی محروم رہا۔ آج الفضل میں خلاصہ خطبہ جمعہ پڑھ کر انتہائی خوشی ہوئی۔ جو محرومی کا احساس تھا ختم ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید منصور احمد بشیر مربی سلسلہ قسط نمبر3 آخر

حضرت بانی سلسلہ کے دور کے
جماعتی اخبارات کے چند مضمون نگار

آپ کی تحریر کا نمونہ خانصاحب منشی برکت علی اپنے ایک لمبے مضمون "موت" میں جو کئی اقساط میں شائع ہوا لکھتے ہیں۔

یہاں تک میں نے عام خیالات جو موت کے متعلق ہیں بیان کئے ہیں اور خاص کر سائنس دانوں اور فلاسفروں کی راؤں اور معلومات کا ذکر کیا ہے۔ اس سے اور نہیں تو اتنا پتہ چلتا ہے کہ انہیں اپنے علم پر کیسا گھمنڈ ہے اور ایک گونہ خدائی کاموں میں دست اندازی کرنا چاہتے ہیں۔ گویا خدائی کا دعویٰ بزبان حال کر رہے ہیں اور (یہ پیشگوئی) لفظاً اور معناً پورا کر رہے ہیں کہ آخری زمانہ میں قوم دجال اپنی صنعتوں اور معلومات میں اس قدر بڑھ جائیگی کہ وہ خدائی کا دعویٰ کریں گے۔ چنانچہ بعض ڈاکٹروں نے یہاں تک سعی کی ہے کہ بعض قسم کے تازہ مردوں میں خون بھر کر چند منٹوں کے لئے ان میں حرکت پیدا کردی ہے اور اس سے وہ خیال کرتے ہیں کہ اگر وہ اسی طرح اپنی کوششوں کو جاری رکھیں تو غالباً مردوں کو زندہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور اگر روح کی کیفیت سمجھ لیں تو غالباً وہ موت سے رہائی پالیں گے۔ یہی خدائی دعوے ہیں پس غور کرو کہ یہی وہ وقت نہیں جس کی نسبت پیشگوئی کی گئی تھی اور اس کی خرابیوں سے ڈرایا تھا۔ مگر ساتھ ہی ایک خوشخبری بھی دی تھی کہ اس وقت فتنہ دجالیت سے بچانے کے لئے اور لوگوں کے دلوں میں ایمان باللہ قائم کرنے کے لئے ایک شخص (۔) مبعوث ہوگا۔ یہ فتنہ عیسائی قوم کے ذریعہ برپا ہوا ہے اس لئے اس کے دفعیہ کا نام کسر صلیب رکھا گیا ہے۔ بحکم ربانی (اے میرے رب میرا علم بڑھا) علم حاصل کرنا اور معلومات اور ایجادات میں ترقی کرنا معیوب نہیں۔ مگر ان سے اس طرح کے نتائج اخذ کرنا جس سے ایمان باللہ زائل ہو باعثِ خسران فی الدنیا والآخرۃ ہے۔ چنانچہ غور سے دیکھو تو معلوم ہوگا کہ نئی زمانہ سائنس اور فلسفہ کے خیالات نے ایمان اس قدر کمزور کر دیا ہے کہ وہ گویا ثریا پر چلا گیا ہے اور یہی وہ زمانہ ہے جس کے لئے مقدر تھا کہ ایک فارسی الاصل شخص پیدا ہوا اور وہ اسے کھینچ کر لائے اور زمین پر قائم کرے زمانہ اس شخص کی آمد کے وقت کی شہادت دیتا ہے۔

(اخبار بدر 6 فروری 1908 صفحہ 3)

حضرت ماسٹر ہدایت اللہ صاحب آف گجرات

ماسٹر ہدایت اللہ صاحب 1857ء کے قریب گجرات میں پیدا ہوئے۔ آپ راجپوت قوم کے سپوت تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد بڑے بڑے علاقوں کے مالک زمیندار تھے۔ انہوں نے جب دین حق قبول کیا تو انہیں اپنے وطن سے نقل مکانی کرنی پڑی اور وہ علاقہ گلیر سے گجرات آکر آباد ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار نے زمیندارہ چھوڑ کر بندوقوں اور تلواروں پر سونے اور چاندی کے نقش و نگار بنانے کا کام شروع کیا آپ کے والدین بہت متدین تھے جس کی وجہ سے۔ آپ پر بھی ان کی نیکی کا گہرا اثر ہوا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم خانہ خدا میں حاصل کی۔ اس کے بعد ضلع سکول گجرات میں داخل ہوئے اور پانچویں۔ آٹھویں۔ اور میٹرک میں وظائف حاصل کئے۔ اس کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوئے لیکن چونکہ آپ کے والدین کی مالی حالت اچھی نہ تھی۔ اس لئے کالج کے تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ اس لئے آپ گجرات کے ضلع سکول میں ٹیچر لگ گئے۔ آپ فروری 1935ء میں فوت ہوئے۔

قبول احمدیت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جب پہلا اشتہار شائع فرمایا تو اس وقت آپ بھیرہ سکول میں تبدیل ہو چکے تھے۔ اس لئے حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھی آپ کے ان دنوں کے شاگردوں میں سے تھے۔ مذکورہ بالا اشتہار جب آپ کی نظر سے گذرا تو آپ نے فوراً تصدیق کر دی اور جب حضرت صاحب جہلم کرم دین کے مقدمہ میں تشریف لے گئے تو آپ نے دستی بیعت کرلی۔

مخالفت اور آپ کا استقلال و دعوت الی اللہ جب کبھی آپ وطن گجرات تشریف لاتے تو آپ کی انتہائی مخالفت کی جاتی لیکن آپ نے کسی کی مخالفت کی پرواہ نہ کی اور اس وجہ سے آپ کو اپنے رشتہ داروں سے بھی قطع تعلق کرنا پڑا۔ تاہم بعض قریبی رشتہ داروں کو آپ بڑے جوش اور درد سے دعوت الی اللہ کرتے۔

اخلاق و شمائل آپ مخلص اور غیور رفیق تھے۔ آپ دیندار اور کلام الٰہی سے محبت کرنے والے تھے۔ جماعت کے لئے کثرت سے آپ کو مالی قربانی کا موقعہ ملا۔ آپ جماعت احمدیہ جہلم کے سیکرٹری تھے اور وہاں کتب بانی سلسلہ کا درس دیتے

سلسلہ کے لٹریچر میں آپ کا ذکر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اخبارات الحکم بدر اور ریویو آف ریلیجنز میں آپ کا ذکر کئی بار آیا ہے۔ آپ کا ایک مضمون پانچ قسطوں پر مشتمل 1904ء میں اخبار بدر میں شائع ہوا۔ دوسرا مضمون الحکم 14-8-7 میں "کھلی چٹھی بخدمت سیکرٹری انجمن اشاعت اسلام لاہور کے عنوان سے شائع ہوا۔ ایک مضمون بدر 27-3-1908 میں شائع ہوا۔ عنوان تھا "حالت زمانہ بالطبع ایک مصلح ربانی کو چاہتی ہے"

آپ کی تحریر کا نمونہ آپ اپنے مضمون مطبوعہ بدر 23 جنوری 1908ء ص 16 کالم نمبر1 میں لکھتے ہیں۔

"وہ (مامور من اللہ) پھولتا پھلتا ہے اور دنیا سے نہیں رخصت ہوتا جب تک کہ اپنا کام وہ نہ کرلے۔ جس کے لئے خدا نے اسے مبعوث کیا ہوتا ہے۔ وہ ضرورت حقہ کے وقت مبعوث ہوتا ہے۔ لوگوں کے غلط خیالات اور اعتقادات کی کامل اصلاح کرتا اور ایک پاک جماعت قائم کر کے دنیا سے رخصت ہوتا ہے۔ مفتری علی اللہ یعنی ایسا شخص جو خدا پر جھوٹ باندھتا ہے یعنی یہ کہتا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور مجھے خدا کی طرف سے یہ الہام ہوئے ہیں حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہ ہو اور وہ الہام من جانب اللہ (نہ) ہوں بلکہ اس کے خود ساختہ ہوں۔ تو ایسا شخص (کلام الٰہی) کی رو سے جلد خاسر و خائب اور ذلیل و رسوا ہوتا ہے اور اس کا کارخانہ جلد درہم برہم ہو کر ملیامیٹ ہو جاتا ہے۔ اور اس کا کذب دنیا پر روز روشن کی طرح کھل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو خدا پر افترا کرتا ہے" یعنی وہ تحقیق تباہ اور ہلاک ہوا جو افتراء کرتا ہے۔ پھر ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یعنی "اگر تو ہم پر کوئی بات بنا دے اور کہے کہ یہ خدا کی طرف سے ہے یعنی افتراء کرے تو ہم تمہارا داہنا ہاتھ پکڑ لیں اور تیری رگ جان کاٹ ڈالیں۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی غیرت ہرگز ہرگز گوارا نہیں کر سکتی کہ کوئی اس پر افتراء کرے یعنی جھوٹی باتیں بنا کر کہے کہ یہ خدا کی طرف سے ہیں اور پھر خدا اسے لمبی مہلت دے۔ اور اس کو تباہ نہ کرے اور اس کو روز بروز ترقی دے اور اس کے سلسلہ کو دن بدن دنیا میں پھیلا دے۔ اب کوئی شخص جو صاحب ایمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کلام الٰہی کی ان (۔) سے کیونکر انکار کر سکتا ہے۔"

○○○

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

خدا تعالیٰ کی سچی غلامی

دنیا میں بھی ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ کسی نے سچے دل سے خدا تعالیٰ کی غلامی اختیار کرلی تو خدا نے اسے بادشاہ بنا دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کسی کو خیال بھی نہیں آتا تھا کہ وہ حکومت کر سکتے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی خیال کے تھے جب رسول کریم ﷺ کی وفات ہو گئی اور انصار اور مہاجرین میں خلافت کے بارہ میں کچھ اختلاف ہو گیا اور اس اختلاف کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ہوئی تو وہ فوراً اس مجلس میں گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سمجھتے تھے کہ اس مجلس میں بولنے کا میرا حق ہے، ابوبکرؓ خلافت کے متعلق کیا دلائل دے سکتے ہیں مگر وہ کہتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جاتے ہی تقریر شروع کر دی اور ایسی تقریر کی کہ میں نے جس قدر دلیلیں سوچی ہوئی تھیں وہ سب اس میں آگئیں۔ مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تقریر ختم نہ ہوئی اور وہ اور زیادہ دلائل دیتے چلے گئے، یہاں تک کہ میں نے سمجھا کہ میں ابوبکرؓ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

ابوبکرؓ مکہ کے رؤساء کے مقابل پر کوئی خاص اعزاز نہیں رکھتے تھے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ ایک معزز خاندان میں سے تھے، مگر معزز خاندان میں سے ہونا اور بات ہے اور ایسی وجاہت رکھنا کہ سارا عرب ان کی حکومت کو برداشت کرے، بالکل اور بات ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلافت عطا فرمائی اور مکہ میں یہ خبر پہنچی کہ حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہو گئے ہیں تو ایک مجلس جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے باپ ابو قحافہ بھی بیٹھے ہوئے تھے وہاں بھی کسی نے جاکر یہ خبر سنا دی۔ ابو قحافہ یہ خبر سن کر کہنے لگے، کونسا ابوبکرؓ۔ وہ کہنے لگا وہی ابوبکرؓ جو تمہارا بیٹا ہے۔ کہنے لگے، کیا میرے بیٹے کو عرب نے اپنا بادشاہ تسلیم کر لیا ہے! اس نے کہا ہاں، ابو قحافہ آخر عمر میں اسلام لائے تھے اور ابھی ایمان میں زیادہ پختہ نہیں تھے، مگر جب انہوں نے یہ بات سنی تو بے اختیار کہہ اٹھے۔ محمد رسول اللہ ضرور سچے ہیں جن کی غلامی اختیار کر کے ابوبکرؓ بادشاہ بن گیا اور عرب جیسی قوم نے اس کی بادشاہت کو قبول کر لیا۔

تو دنیوی لحاظ سے کوئی شخص یہ خیال بھی نہیں کر سکتا تھا کہ آپ بادشاہ بن جائیں گے مگر خدا نے آپ کو بادشاہ بنا کر دکھا دیا۔

(سیر روحانی جلد اول صفحہ 267-266)

ساتھیو

نہ آئے گی لغزش کبھی پاؤں میں
کرے خواہ زمانہ ستم ساتھیو!

لبوں پہ رہے اسم اعظم سدا
سبھی توڑ دو اب صنم ساتھیو!

یونہی شام ڈھلتی نہ جائے کہیں
بہت ہم نے کھایا ہے غم ساتھیو!

زمانہ جو کروٹ بدلتا رہے
نہ اکھڑیں کبھی یہ قدم ساتھیو!

یہی بات تم سے تھی کہنا فراز
ملیں گے اب اگلے جنم ساتھیو!

اطہر حفیظ فراز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ نثار احمد لاہور۔

ذاتی مشاہدات کے حوالہ سے ایک اچھا مشورہ

آئیے نظم و ضبط سیکھیں

کہتے ہیں کسی قوم کے ڈسپلن کا معیار اس کی ٹریفک کے انداز کو دیکھ کر کیا جا سکتا ہے۔ آپ اس پر جتنا غور کریں۔ یہ بات بہت حد تک درست دکھائی دیتی ہے۔ اگر آپ کی ٹریفک میں ایک ڈسپلن ہے تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ پورا معاشرہ نظم و ضبط کا پابند ہے۔ اور اگر بے ہنگم ٹریفک ہے تو یہ بے اصولی کی غماضی کرتا ہے۔

نظم و ضبط اور ڈسپلن کے حوالے سے چند مشاہدات ذہن میں آتے ہیں۔

ٹریفک میں نظم و ضبط خاکسار گزشتہ سال جب جلسہ سالانہ (U.K) میں شرکت کے لئے گیا تو میرے ایک عزیز نے اپنے گھر مدعو کیا۔ عزیز چونکہ لندن سے کچھ دور رہتا تھا۔ اس لئے اس نے مجھے کہا کہ آپ برٹش ریل سے آجائیں تو میں آپ کو ریلوے سٹیشن پر وصول کرلوں گا۔ خاکسار جب مقررہ سٹیشن سے باہر آکر اپنے میزبان کے انتظار میں کھڑا تھا کہ یکدم ایک بوڑھی انگریز خاتون نے بہت شائستہ اور نرم زبان میں خاکسار کو مخاطب کر کے کہا۔ "معاف کیجئے" کیا آپ بس کے انتظار میں کھڑے ہیں۔ خاکسار نے کہا ہرگز نہیں۔ لیکن محترمہ آپ یہ کیوں پوچھ رہی ہیں۔ اس پر وہ خاتون بولیں کہ آپ جس جگہ کھڑے ہیں یہ بس سٹاپ ہے اس لئے اگر تو آپ بس کے انتظار میں کھڑے ہیں تو میں آپ کے پیچھے کھڑی ہو جاتی ہوں۔ لیکن اگر آپ ویسے ہی کھڑے ہیں تو پھر کیا میں پہلے نمبر پر کھڑی ہو جاؤں۔ خاکسار اس معزز خاتون سے معذرت کر کے ایک طرف ہو گیا۔ لیکن اس بوڑھی عورت کی اس بات نے مجھے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ یہ قوم ڈسپلن کی کس قدر پابند ہے۔

اس طرح خاکسار نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ سڑک پر جاتی ہوئی کار کا سوار جونہی کسی عورت یا بچوں کو دیکھتا ہے۔ جو سڑک کراس کرنا چاہتے ہوں۔ تو کار سوار ہر حالت میں گاڑی روک لیتا ہے۔ اور جب تک پیدل سڑک عبور نہ کرلیں۔ وہ کسی حالت میں گاڑی نہیں چلاتا۔

اس طرح جب کوئی بھی کار سوار کسی چوراہے پر دوسری گاڑی کو پہلے گزرنے کا اشارہ دیتا ہے تو دوسری گاڑی والا ہر حالت میں ہاتھ کے اشارے سے اس کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ خاکسار نے اس عمل کا بارہا مشاہدہ کیا اور ہر بات ایسا ہی ہوا۔ یہ عمل دوسرے کے لئے چھوٹی سی قربانی ہی سہی لیکن اس سے دوسرے شخص کے دل میں شکریہ کے جذبات لازماً ابھرتے ہیں۔

کرکٹ سٹیڈیم میں اس طرح خاکسار جب لندن کے مشہور لارڈز کرکٹ گراؤنڈ میں اپنے بچوں کے ساتھ پاکستان اور انگلینڈ کی کرکٹ ٹیموں کے درمیان میچ دیکھنے کے لئے گیا تو گراؤنڈ کے اندر بہت لوگوں کا ہجوم تھا۔ اور خاکسار کو یہ خیال آیا کہ شاید ہمیں سیٹ نہ مل سکے۔ لیکن ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی جب ہم نے مکمل بھرے ہوئے سٹیڈیم میں اپنی نشستوں کو خالی پایا اور ہم اطمینان سے بیٹھ گئے۔

پاکستان میں کچھ عرصہ پہلے جو کرکٹ کا ورلڈ کپ منعقد ہوا تو لاہور میں قذافی اسٹیڈیم میں غالباً فائنل میچ تھا۔ میرے بیٹے نے بہت مشکل سے 500 روپے کا ٹکٹ ایڈوانس خرید اکیونکہ اس سے کم درجے کے تمام ٹکٹ فروخت ہو چکے تھے۔ میچ شروع ہونے کے دو تین گھنٹے بعد میں نے دیکھا کہ وہ واپس گھر آگیا۔ میں نے حیرت سے پوچھا کہ تم میچ دیکھنے نہیں گئے۔ اس پر اس نے کہا ابو گراؤنڈ کے اندر تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی اور اندر سے زیادہ ہجوم گراؤنڈ کے باہر تھا۔ پولیس کو بار بار ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج کرنا پڑتا تھا۔ ان میں وہ تمام لوگ بھی شامل تھے جن کے پاس ٹکٹ موجود تھے۔ جب ہم نے انتظامیہ سے احتجاج کیا کہ ہمارے پاس ٹکٹ ہیں تو ان کا بے بسی سے جواب تھا کہ ہم کیا کریں گراؤنڈ کے اندر بالکل کوئی جگہ نہیں۔ اب ٹکٹ تو غالباً انتظامیہ نے بیٹھنے کی گنجائش کے حساب سے ہی جاری (Issue) کئے ہوں گے لیکن بغیر ٹکٹ والے افراد اس قدر تعداد میں گھسے کہ ان کو باہر نکالنا بھی ناممکن تھا۔

نظم و ضبط اور ڈسپلن کے فقدان پر تبصرہ پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ کے چیف ایگزیکٹو (Chief Executive) جناب ماجد خان صاحب کا ایک بیان ہے جو تمام اخبارات میں شائع ہوا کہ "ہم میں مفا کلچر آگیا ہے۔"

شہر لاہور ہی کی ٹریفک کی مثال لے لیں۔ آئے دن مختلف چوراہوں پر ٹریفک جام (Jam) ہوتی ہے۔ وجہ کیا ہے۔ کہ ہر کوئی کوشش کرتا ہے کہ میں پہلے گزر جاؤں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سب کے سب پھنس کر رہ جاتے ہیں۔

جلسہ سالانہ لیکن یہ معاملہ ہر طرف تو ایسا نہیں۔ ربوہ میں جب جلسہ سالانہ ہوا کرتا تھا تو ایک چھوٹی سی بستی میں لاکھوں کا ہجوم جن میں مرد' خواتین اور بچے بوڑھے سب شامل ہوا کرتے تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ لاہور کے ایک مشہور اردو روزنامے کے نمائندہ جن کے کالم آج بھی باقاعدگی سے چھپتے ہیں۔ نے ایک مرتبہ جلسہ سالانہ ربوہ کی رپورٹنگ کرتے ہوئے اپنے کالم میں لکھا کہ میں حیران ہوں کہ اتنا بڑا ہجوم انتہائی ترتیب اور مکمل نظم و ضبط کے ساتھ سڑک کے ایک کنارے کی طرف چل رہا تھا اور خواتین دوسرے کنارے کی طرف۔ نیز لکھا کہ چھوٹے بچے اس سارے ہجوم کو ہاتھ کے اشارے سے کنٹرول کر رہے تھے اور ٹریفک پولیس کے کرنے کے لئے کوئی کام نہ تھا اور وہ ایک طرف کھڑے تھے۔

اس طرح جلسہ سالانہ پر تقریباً 3 لاکھ مرد و زن کے کھانے کا انتظام اتنے سلیقہ سے ہوتا تھا کہ کسی ایک فرد کو بھی شکایت نہیں ہوتی تھی۔

جلسہ سالانہ (U.K) کے موقع پر ہزاروں افراد جلسے کی کارروائی سن رہے تھے تو ایک نظم کے بعض اشعار پر حاضرین چاروں طرف سے خوب داد دے رہے تھے کہ یکدم حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ہلکے سے ہاتھ کے اشارے سے خاموش ہو جانے کا حکم دیا اور پورے پنڈال میں مکمل سکوت طاری ہو گیا۔

اس طرح ایک دوست نے خاکسار کو بتایا کہ جس دن حضرت امام جماعت الثالث کا انتخاب بطور امام جماعت ہوا تو لاؤڈ سپیکر پر اعلان کیا گیا کہ امام جماعت الثالث کا پہلا حکم یہ ہے کہ تمام احباب بیٹھ جائیں۔ اس وقت ہزاروں افراد کا ہجوم بیت المبارک کے باہر جمع تھا۔ اس اعلان کا سننا تھا کہ ہزاروں کا مجمع جہاں جہاں کھڑا تھا فوراً بیٹھ گیا۔

اس طرح ہماری بہادر مسلح افواج جنہوں نے جنگ اور امن دونوں ادوار میں شاندار کارنامے انجام دیئے اس کے پیچھے بھی ڈسپلن کا اعلیٰ معیار ہے۔

فقدان کی وجہ ان تمام حالات کا اگر تجزیہ کیا جائے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ڈسپلن کے فقدان کی وجہ کم عمری میں والدین اور پھر سکولوں میں بچوں پر مناسب توجہ نہ دینے سے ہوتی ہے۔ اس کے لئے افراد میں دوسروں کے لئے احساس کا بیدار ہونا' قربانی کا جذبہ اور عدل کا ہونا بہت ضروری ہے۔

اب اگر کسی میں یہ احساس پیدا ہو کہ میں نے ٹکٹ نہیں خریدا ہوا اور میں میچ سے لطف اندوز ہو رہا ہوں لیکن میرا ایک بھائی جس نے ٹکٹ بھی خریدا ہوا تھا وہ اس لئے میچ نہیں دیکھ سکا کہ میں اس کی جگہ بیٹھا ہوں تو یہ احساس آخر کار ضمیر کو ضرور جھنجھوڑتا ہے۔ اس طرح جب ایک کار سوار دوسرے کار سوار کو اشارہ کرتا ہے کہ پہلے آپ گزر جائیں تو اس سے قربانی کا جذبہ ابھرتا ہے۔ اور جب آپ ایک قطار میں پہلے آنے والے سے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں تو یہ آپ انصاف کا تقاضا پورا کرتے ہیں۔

قائد اعظم کی تمنا بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح نے قیام پاکستان کے وقت پوری قوم کو ایک شاندار موٹو دیا تھا۔ یعنی Unity - Faith - Discipline اور آپ پوری زندگی اس پر عمل پیرا رہے۔ قائد اعظم نے ایک فکر انگیز خطاب میں فرمایا:۔

ترجمہ "خدا تعالیٰ نے ہمیں ایک عظیم موقع عطا فرمایا ہے۔ کہ ہم اپنے آپ کو اس قوم کے معمار ثابت کر سکیں۔ دیکھئے کہیں یہ نہ کہا جانے لگے کہ ہم تو اس قابل ہی نہ تھے۔"

وطن عزیز جن مشکلات سے گزر رہا ہے۔ کیا اب بھی وقت نہیں کہ ہم بانی پاکستان کے ان زریں ارشادات پر کچھ غور کریں۔ کیا ہم وہ چھوٹے سے جگنو بھی نہیں بن سکتے جس نے ایک اندھیری رات میں بلبل کو کہا تھا۔

کیا ہوا جو رات سر پہ آئی
میں راہ میں روشنی کروں گا

21ویں صدی کے خادم دین

زیارت ربوہ واقفین نو چک 18 بھوڑو ضلع شیخوپورہ

مورخہ 12 مارچ 98ء چک 18 بھوڑو ضلع شیخوپورہ سے واقفین نو بچوں کا ایک وفد مکرم محمد وارث صاحب اور محترمہ نسرین وارث صاحبہ (صدر لجنہ) کے ہمراہ ربوہ پہنچا اس وفد میں 40 بچے اور 25 خواتین اور 4 مرد احباب شامل تھے۔ وفد نے ربوہ کے اہم مقامات دیکھے خلافت لائبریری کے انچارج مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم۔ اے نے بچوں کو لائبریری کا تعارف کروایا۔ خلافت لائبریری میں بچوں نے بڑی دلچسپی کے ساتھ ریڈنگ ہال۔ رسائل سیکشن کمپیوٹر سیکشن لیمنیشن سیکشن اور بلائنڈ سیکشن کا وزٹ کیا بلائنڈ سیکشن میں مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب شاہد نے بچوں کو تلقین فرمائی کہ آنکھوں اور کانوں سے معذور افراد کو آپ کی مدد کی ضرورت ہے انہیں علم سکھائیں اور جب کسی کو راستہ دکھانے کی ضرورت ہو ان کی مدد کریں مکرم حافظ صاحب نے بریل سسٹم کی بھی وضاحت کی۔ وفد نے دفتر وکالت وقف نو کا دورہ کیا اور مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو سے ملاقات کی۔ وفد نے لجنہ اماء اللہ پاکستان کے دفاتر کا وزٹ کیا اور مکرمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ (صدر لجنہ) مکرمہ عائشہ امینہ صاحبہ (نائب صدر) اور مکرمہ حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ (صدر لجنہ ربوہ) سے ملاقات کی جنہوں نے بچوں اور ماؤں کو قیمتی نصائح فرمائیں

مکرمہ ڈاکٹر بشریٰ ناہید صاحبہ ایاز کلینک رحمت بازار ربوہ نے تمام بچوں کا طبی معائنہ کیا اس پر تقریباً ساڑھے تین گھنٹے وقت صرف ہوا مکرمہ ڈاکٹر صاحبہ کی معاونت مکرم رشید ایاز صاحب نے کی۔ وکالت وقف نو مکرمہ ڈاکٹر بشریٰ ناہید صاحبہ کی بے حد ممنون ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

مورخہ 15 مارچ کو وفد ربوہ کی نیک یادیں لئے واپس روانہ ہوا۔

(وکالت وقف نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 28- مارچ 1998ء

1-30 رات- بچوں کی کلاس-
2-00 رات- میڈیکل معاملات میزبان ڈاکٹر مجیب الحق- مہمان- ڈاکٹر کلیم ملک صاحب-
2-45 رات- خطبہ 98-3-27
3-45 فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات-
5-30 صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
6-00 صبح- لقاء مع العرب-
7-00 صبح- خطبہ 98-3-27 (دوبارہ)-
8-00 صبح- اردو کلاس-
9-05 کمپیوٹرز سب کے لئے-
10-50 صبح- فرنچ زبان بولنے والوں کے ساتھ ملاقات-
11-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
12-00 دوپہر- سرائیکی پروگرام-
1-00 دوپہر- طبی معاملات-
1-45 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-00 دوپہر- اردو کلاس-
4-10 شام- ڈاکومنٹری- نمائش-
5-30 شام- سویڈش زبان سیکھئے-
8-00 رات- بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
9-00 رات- لقاء مع العرب-
11-30 رات- اردو کلاس-

اتوار- 29- مارچ 1998ء

1-30 رات- آپ کا خط ملا-
2-00 رات- مجلس سوال وجواب-
3-15 رات- بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
4-25 رات- سویڈش زبان سیکھئے-
5-30 صبح- چلڈرنز کارنز- بیت بازی- کراچی بمقابلہ نواب شاہ-
6-00 صبح- لقاء مع العرب-
7-00 صبح- کینیڈین ہورائزن- حضرت صاحب کے ساتھ- ایک سیشن کینیڈا میں-
8-00 صبح- اردو کلاس-
9-00 صبح- سویڈش زبان سیکھئے-
10-00 صبح- حضرت صاحب کے ساتھ بچوں کی ملاقات 98-3-28
11-30 صبح- چلڈرنز کارنز- بیت بازی- کراچی بمقابلہ نواب شاہ-
12-00 دوپہر- خطبہ 98-3-27 (دوبارہ)-
1-05 دوپہر- مجلس سوال وجواب-
2-00 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-00 دوپہر- اردو کلاس-
4-00 دوپہر- آپ کا خط ملا-
5-30 شام- چینی زبان سیکھئے-
8-00 رات- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات- انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
9-00 رات- لقاء مع العرب-
11-30 اردو کلاس-

پیر 30- مارچ 1998ء

1-30 رات- چلڈرنز کارنر- چلڈرنز ورک شاپ-
3-00 رات- درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
4-25 رات- چینی زبان سیکھئے-
5-30 صبح چلڈرنز کارنر- چلڈرنز ورک شاپ-
6-00 صبح- لقاء مع العرب-
8-00 صبح- اردو کلاس-
9-00 صبح- چینی زبان سیکھئے-
10-00 صبح- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات- انگریزی بولنے والے احباب سے-
11-40 دوپہر- چلڈرنز کارنر- چلڈرنز ورک شاپ-
12-05 دوپہر- درس کلام الٰہی-
1-30 کوئز پروگرام-
2-00 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-00 دوپہر- اردو کلاس-
4-10 شام- سپورٹس- آل ربوہ اطفال الاحمدیہ سپورٹس-
5-30 شام- نارویجین زبان سیکھئے-
8-00 رات- ہومیوپیتھی کلاس-
9-00 رات- لقاء مع العرب-
11-30 اردو کلاس-

منگل 31- مارچ 1998ء

1-30 رات- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
2-30 رات- تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
3-00 رات- ہومیوپیتھی کلاس-
4-25 رات- نارویجین زبان سیکھئے-
5-30 صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
6-00 صبح- لقاء مع العرب-
7-00 صبح- سپورٹس- آل ربوہ اطفال الاحمدیہ سپورٹس-
8-30 صبح- اردو کلاس-
9-10 صبح- نارویجین زبان سیکھئے-
10-00 صبح- ہومیوپیتھی کلاس-
11-30 دوپہر- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
12-00 دوپہر- پشتو پروگرام- خطبہ-
1-00 دوپہر- تعلیم دین حق-
2-00 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-00 دوپہر- اردو کلاس-
4-00 دوپہر- طبی معاملات- تھائیرائڈ-
8-00 رات- ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
9-00 رات- لقاء مع العرب-
10-00 رات- نارویجین زبان سیکھئے-
11-30 اردو کلاس-

بدھ یکم اپریل 1998ء

1-30 رات- چلڈرنز کارنر- کلام الٰہی کا صحیح تلفظ-
2-30 رات- اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
3-00 رات- ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
4-00 رات- حکایات شیریں-
5-30 صبح- چلڈرنز کارنر- کلام الٰہی کا صحیح تلفظ-
6-00 صبح- لقاء مع العرب-
7-00 صبح- طبی معاملات- تھائیرائڈ-
8-00 صبح- اردو کلاس-
9-30 صبح- حکایات شیریں-
10-00 صبح- ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
11-30 دوپہر- چلڈرنز کارنر- کلام الٰہی کا صحیح تلفظ-
1-00 دوپہر- اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
2-00 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-00 دوپہر- اردو کلاس-
4-00 دوپہر- گفتگو
8-00 رات- ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
9-00 رات- لقاء مع العرب-
10-00 رات- فرنچ پروگرام- حضرت صاحب کے ساتھ- مجلس سوال و جواب-
11-30 رات- اردو کلاس-

جمعرات 2- اپریل 1998ء

1-30 رات- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
2-00 رات- المائدہ-
2-15 رات- پیرہن- لجنہ اماء اللہ-
3-00 رات- ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
4-25 ہومیوپیتھی کلاس-
5-30 صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
6-00 صبح- لقاء مع العرب-
7-00 صبح- پروگرام از کینیڈا-
8-00 صبح- اردو کلاس-
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
11-30 دوپہر- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
12-00 دوپہر- سندھی پروگرام- دوپہر- مذاکرہ- ہمارے عقائد-
1-00 دوپہر- المائدہ-
1-15 دوپہر- پیرہن-
1-55 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-55 دوپہر- اردو کلاس-
4-00 شام- کوئز تاریخ احمدیت-
4-30 شام- درثمین نظموں کا صحیح تلفظ-
5-30 شام- ڈچ زبان سیکھئے-
8-00 رات- ہومیوپیتھی کلاس-
9-00 رات- لقاء مع العرب-
11-30 اردو کلاس-

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 31518 میں نمود سحر بنت حنیف احمد محمود مربی سلسلہ قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالذکر لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-10-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ نمود سحر A-115 دارالذکر علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 حنیف احمد محمود مربی سلسلہ وصیت نمبر 20922 والد موصیہ- گواہ شد نمبر2 محمد ارشد قمر وصیت نمبر 28656-

مسل نمبر 31519 میں امتہ الحفیظ بٹ بیوہ چوہدری عبدالغفور صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ...... بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-10-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- (1) ترکہ خاوند مکان برقبہ 4 مرلہ واقع باغبانپورہ کا شرعی حصہ 1/8 مالیتی پچیس ہزار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روپے (2) زیورات طلائی بارہ تولہ مالیتی اڑتالیس ہزا روپے اس وقت مجھے مبلغ 2000+500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران و پنشن مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ امتہ الحفیظ بٹ مکان نمبر9 گلی نمبر53 محلہ چاہ بھنگیاں والا باغبانپورہ لاہور- گواہ شد نمبر1 عابد نسیم چغتائی لاہور گواہ شد نمبر2 ظفر محمود ظفر صدر حلقہ باغبانپورہ لاہور-

مسل نمبر31520 میں محمد حفیظ ولد چوہدری فتح دین صاحب قوم کمبوہ پیشہ ملازمت عمر 54 سال چھ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو سمن آباد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- (1) مکان برقبہ دو مرلہ دو منزلہ مالیتی اڑھائی لاکھ روپے (2) پلاٹ برقبہ دس مرلہ واقع مدینہ کالونی نزد خانپور نہر مالیتی تیس ہزار روپے (3) بینک بیلنس مع منافع پچیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ سات ہزار آٹھ سو روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد محمد حفیظ مکان نمبر93AS/138 فاروق اعظم سٹریٹ نیو سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر1 عبدالحمید نیو سمن آباد ربوہ گواہ شد نمبر2 فضیل احمد نیو سمن آباد لاہور-

مسل نمبر31521 میں صفیہ بیگم زوجہ محمد حفیظ صاحب قوم کمبوہ پیشہ خانہ داری عمر55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو سمن آباد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-7-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- زیور طلائی وزنی ساڑھے چار تولہ مالیتی -/18900 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت ٹیوشن مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ صفیہ بیگم مکان نمبر 93-AS/138 فاروق اعظم سٹریٹ نیو سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر1 عبدالحمید نیو سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر2 فضیل احمد نیو سمن آباد لاہور-

اطلاعات و اعلانات

خصوصی درخواست دعا

○ مکرم وکیل التبشیر صاحب تحریر فرماتے ہیں- کہ لنڈن سے بذریعہ فیکس اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ لنڈن جن کو گذشتہ دنوں دل کا حملہ ہوا تھا کا 19 اور 20 مارچ 98ء کی درمیانی رات دل کا اپریشن ہوا- دو بائی پاس ہوئے اپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا اور طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے- ہسپتال میں چلنا پھرنا شروع کر دیا ہے- اسی طرح مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق سابق امام بیت الفضل لنڈن کا بھی امریکہ میں دل کا اپریشن ہوا تھا- اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپریشن کے بعد اب رو بصحت ہیں- ہر دو خدام سلسلہ کے لئے احباب جماعت سے کامل صحت کی

تقریب شادی

○ مکرم محمد راشد زبیر خان صاحب ابن مکرم پروفیسر محمد شریف خان صاحب ربوہ کی تقریب شادی بہمراہ عزیزہ عطیۃ الواسع صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالباسط صاحب امیر جماعت احمدیہ فلوریڈا' امریکہ مورخہ 14 مارچ 98ء منعقد ہوئی- 15 مارچ 98ء میں دعوت ولیمہ میں محترم امیر صاحب مقامی نے ازراہ شفقت شرکت فرمائی اور مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ نے دعا کرائی-

اس سے قبل 12 مارچ 98ء کو محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے بیت المبارک میں عزیز کا نکاح بعوض US $10,000 پر اعلان فرمایا- عزیز مکرم محمد راشد زبیر خان محترم ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب آف افریقہ (وفات یافتہ) کا پوتا اور ڈاکٹر خیر الدین صاحب بٹ (وفات یافتہ) کا نواسہ ہے اور دلہن مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ کی بھتیجی اور ڈاکٹر خیر الدین صاحب بٹ کی نواسی ہے-

احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ کے لئے دعا فرمائیں-

سانحہ ارتحال

○ مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد سعید صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر 20 مارچ 1998ء کو بعمر قریباً اسی (80) سال سرگودھا میں وفات پا گئے آپ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے قدیمی رفیق حضرت حکیم شیر محمد صاحب آف بجن کے نواسے حضرت مولوی شیر علی صاحب کے بھانجے اور محترم چوہدری محمد بخش صاحب آف ادرحمہ کے فرزند اکبر تھے- آپ کا جسد خاکی 21 مارچ کو سرگودھا سے ربوہ لایا گیا محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت المبارک میں ظہر کی عبادت کے بعد جنازہ پڑھایا- بعد ازاں قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی- قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب نے دعا کرائی- جنازہ اور تدفین میں ادرحمہ' سرگودھا اور ربوہ کے احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی-

احباب سے موصوف کے بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے-

نکاح

○ 6- مارچ 98ء کو عزیزہ مکرمہ عطیۃ النور بنت مکرم شیخ محمد انور صاحب صدر جماعت احمدیہ دنیاپور کا نکاح محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت الذکر دنیاپور میں پچیس ہزار روپے حق مہر بہمراہ مکرم شیخ محمود احمد صاحب آف ساہیوال پڑھا- دعا کی تقریب میں معززین شہر اور تمام احباب جماعت نے شرکت کی جس میں مکرم حافظ صاحب نے دعا کرائی-

بارات کی روانگی پر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے دعا کرائی-

نظارت تعلیم کے اعلانات

○ ISRA یونیورسٹی حیدر آباد نے مندرجہ ذیل پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں

(1) BBA (2) BCS (3) MCS

(4) MBA (5) ماسٹر انفارمیشن ٹیکنالوجی

داخلہ فارم و پراسپکٹس 500 روپے کے عوض ادارہ واقع ہالہ روڈ- حیدر آباد (ٹیلی فون 620181-3) سے یا 600 روپے کا ڈرافٹ ارسال کر کے حاصل کئے جاسکتے ہیں- داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 اپریل 98ء ہے-

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ- ربوہ میں قائم تعلیمی انفارمیشن سیل کے ذریعہ طلباء و طالبات کو اندرون و بیرون ملک تعلیم کے بارے میں ہر قسم کی معلومات دی جاتی ہیں- طلبہ خود آکر بذریعہ خط- Email تعلیمی رہنمائی کے سلسلہ میں رابطہ کرتے ہیں- اس انفارمیشن سیل میں اندرون و بیرون ملک تعلیمی اداروں کے پراسپکٹس و دیگر معلوماتی لٹریچر موجود ہیں جن سے متعلقہ معلومات حاصل کرنے میں آسانی رہتی ہے-

اس کے علاوہ وہ احمدی طلبہ جو پاکستان یا بیرون ملک میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ اپنے ادارہ / شعبہ کا تفصیلی پراسپکٹس بھی ارسال کریں نیز پاکستان کی پبلک یونیورسٹیوں کے طلبہ شعبہ کا میرٹ بھی ارسال کریں تاکہ دوران سال رابطہ کرنے والے طلبہ کی مناسب رنگ میں رہنمائی کا جاسکے-

نظارت ہذا کو مواد اس پتہ پر ارسال کریں-

نظارت تعلیم- صدر انجمن احمدیہ ربوہ 35460

ٹیلی فون 212473-04524

E.Mail:taleemOlhr.comsats.net.pk

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

○ سائرہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد یوسف صاحب محلہ دارالنصر شرقی دل کی مریض ہیں-

○ مکرمہ عالیہ غزل صاحبہ بنت مکرم منیر احمد صاحب بٹ آف جرمنی کو اچانک پھیپھڑوں کی تکلیف ہوگئی ہے- اور ہسپتال میں داخل ہیں-

○ مکرم یوسف سلیم شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ 79 نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ کے والد مکرم صوفی محمد شریف صاحب معلم وقف جدید کے چہرے پر سرجری کا اپریشن ہوا ہے-

○ مکرم میاں عبدالرشید فاروقی صاحب آف وحدت کالونی لاہور سانس کی تکلیف سے شدید بیمار ہیں- اور جناح ہسپتال میں داخل ہیں-

○ مکرم غلام محمد غازی صاحب معلم وقف جدید محلہ نصیر آباد سلطان ربوہ ایک ماہ سے مختلف عوارض سے بیمار ہیں- الرجی کی وجہ سے سارا جسم متاثر ہوا ہے بخار اور دردوں کی وجہ سے تکلیف میں ہیں-

ان سب کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے-

عطیہ برائے گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے- اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں- لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے اور برکتوں سے نوازا ہے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں- جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر230-4550/3 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرما کر ممنون ہوں-

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم)

نیلامی ملبہ کوارٹر درویشاں

○ مورخہ 98-4-5 کو صبح نو بجے محلہ دارالیمن وسطی میں کوارٹر درویشاں نمبر2' نمبر4 کا ملبہ بذریعہ نیلامی فروخت کیا جائے گا- رقم موقعہ پر نقد وصول کی جائے گی- ضرورت مند احباب استفادہ فرمائیں- شرائط نیلام دفتر نظامت جائیداد میں ملاحظہ فرمادیں-

(ناظم جائیداد)

احباب یاد رکھیں

○ یکم سے دس اپریل 98ء تک کلام الٰہی کا عشرہ منایا جا رہا ہے- ہر احمدی روزانہ صرف دس منٹ کے لئے فیملی کلاس لگائے جس میں کلام الٰہی کا ایک رکوع ناظرہ اور ترجمہ کے ساتھ سب کو سنایا جائے-"

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

رُبوہ : 27 مارچ-1998ء
موسم : خوشگوار ہے
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

برطانیہ نے پاکستان کو امداد بند کرنے کی دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان دفاع پر بہت زیادہ خرچ کر رہا ہے۔ اسے دفاعی اخراجات کم کرنے چاہئیں۔

اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کوفی عنان نے کہا ہے کہ دنیا کے بیشتر ممالک اسرائیل کو فلسطین کے ساتھ امن کے بحران کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ اسرائیل کو معاہدوں کا احترام کرنا چاہئے۔ اسرائیل نے 1967ء میں جن عرب علاقوں پر قبضہ کیا اس نے وہاں یہودیوں کی بستیاں تعمیر کرنا شروع کر دیں۔ فلسطینیوں نے اپنے مکان بنائے تو اسرائیلیوں نے وہ مسمار کر دیئے۔ اسرائیل کو اپنا رویہ تبدیل کرنا چاہئے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی اسرائیل کے خلاف سخت تقریر سے حاضرین سکتہ میں آگئے۔

عراقی صدارتی محل "رضوانیہ" کا معائنہ شروع کر دیا گیا ہے۔ گزشتہ سات برسوں میں پہلی بار کوئی سفارتکار یا اسلحہ معائنہ کار محل میں داخل ہوا ہے۔ ٹیم کے سربراہ نے امید ظاہر کی ہے کہ تلاشی کا کام ایک سال میں مکمل ہو جائے گا۔ تفتیشی قافلہ اقوام متحدہ کی 20 اور عراقی حکام کی 12 گاڑیوں پر مشتمل تھا۔

فلپائن کے صدر فیڈل راموس اور نیشنل لبریشن فرنٹ کے مسلمان رہنما نور میسوری کو مشترکہ طور پر امن ایوارڈ دیا گیا ہے۔ اس کا اعلان اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو نے کیا ہے۔ فیڈل راموس اور نور میسوری نے ایک امن معاہدے پر دستخط کئے تھے جس کے ذریعہ ملک میں 24 سالہ خانہ جنگی ختم کر دی گئی تھی۔

شمالی افغانستان میں ازبک لیڈر جنرل عبدالرشید دوستم کی فوج نے ایک مخالف دھڑے کو 48 گھنٹے کے اندر مزار شریف سے نکل جانے کا الٹی میٹم دے دیا ہے۔ دوستم نے دھمکی دی ہے کہ اگر حزب وحدت نے شہر نہ چھوڑا تو حملہ کر دیا جائے گا۔

بھارتی لوک سبھا کا اجلاس اس وقت ملتوی کر دیا گیا جب حکمران پارٹی بی جے پی پر اپوزیشن کی طرف سے کئی پارٹیوں کو رشوت دے کر اپنے ساتھ ملانے کے الزامات لگائے گئے۔

اٹلی میں 10 کروڑ سال پرانے ڈائنو سار کے ڈھانچہ کی دریافت ہوئی ہے۔

کینیا کے ساحلی شہر عباسا کے ایک سکول میں آگ لگنے سے 24 طالبات ہلاک اور 180 زخمی ہو گئی ہیں۔ آگ طالبات کے ہوسٹل میں لگی اور چند منٹوں میں پوری عمارت میں پھیل گئی۔

ویزا فری سمجھوتہ کی مدت میں امریکہ نے توسیع کر دی ہے۔ امریکی ایوان نے اس پروگرام کو جاری رکھنے سے اتفاق کیا ہے جس کے تحت کچھ ملکوں کے شہریوں کو بغیر ویزا امریکہ جانے کی اجازت ہے انڈیا ریڈیو کے مطابق 26 ممالک کے ساتھ ویزا فری سمجھوتہ ہوا تھا۔

بنگلہ دیش میں پولیس حکام کا کہنا ہے کہ شمال مغربی علاقے میں گائے کے تاجروں اور نیم فوجی دستوں کے درمیان تصادم سے 3۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

افغانستان کے صدر ملا محمد ربانی نے راولپنڈی میں اپنے دورہ کے دوران کہا ہے کہ مغربی دنیا اسلامی حکومت کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ کر رہی ہے۔ ہم عورتوں کی تعلیم کے خلاف نہیں ہیں۔ البتہ مخلوط طریقہ تعلیم تسلیم نہیں کرتے۔

امریکہ نے کہا ہے کہ مسئلہ کسووو حل نہ ہوا تو یوگوسلاویہ کے اثاثے منجمد کر دیئے جائیں گے۔ کسووو میں معصوم بچوں اور عورتوں کے قتل کا کوئی جواز نہیں۔

ملکی خبریں

احتساب ایکٹ کو لاہور ہائی کورٹ نے جائز قرار دے دیا ہے احتساب ایکٹ کے تحت قائم ادارے 'احتساب بنچ اور بیورو کے سربراہ کے طور پر سیف الرحمان کا تقرر بھی قانونی ہے۔ چیف احتساب کمشنر احتسابی عمل کی فائنل اتھارٹی ہیں۔ تفتیش احتساب بیورو کی بجائے کسی دوسرے ادارے سے بھی کروا سکتے ہیں۔ فل بنچ نے 90ء سے قبل کے زیر التواء احتساب ریفرنس کالعدم قرار دے دیئے ہیں۔ ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ 85ء کی بجائے 90ء سے احتساب شروع کرنے کا اقدام غلط قرار نہیں دیا جا سکتا۔

کمپیوٹر ایجوکیشن کو سیکنڈری سطح پر مرحلہ وار مضمون کے طور پر شامل کر لیا جائے گا اساتذہ کو کمپیوٹر ٹریننگ دینے کے لئے یونیورسٹیوں میں کریش پروگرام شروع کیا جا رہا ہے۔ گورنر شاہد حامد نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ "جناتی" سکولوں کی تلاش میں فوج سے مدد لینا سول انتظامیہ کی ناکامی نہیں۔ زمانہ امن میں فوج کو ایسا کرنا چاہئے۔

پشاور ہائی کورٹ نے سرحد میں بلدیاتی انتخابات روکنے کا حکم دے دیا ہے۔

کالا باغ ڈیم کو وفاقی حکومت نے نویں پنجسالہ منصوبہ میں شامل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

انسانی حقوق کی بین الاقوامی بار ایسوسی ایشن کانفرنس 29 مارچ کو لاہور میں شروع ہو گی۔ جس میں دنیا بھر سے 100 سے زیادہ مندوبین شریک ہوں گے۔ یہ کانفرنس پاکستان بار کونسل کے تعاون سے ہو رہی ہے۔

ہنگو (صوبہ سرحد) میں فسادات کی وجہ سے مرنے والوں کی تعداد 26 ہو گئی اور 48۔ افراد زخمی ہوئے ہیں۔

کراچی میں دہشت گردوں کی بلا امتیاز گرفتاری کا حکم دیا گیا ہے۔ فوجی اپریشن نہیں ہو گا۔

سابق چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ خونیں انقلاب آیا تو بڑے سے بڑا شریف بھی نہیں بچے گا۔ اگر عدلیہ اپنا تقدس برقرار نہ رکھ سکی تو باقی اداروں کا وجود بھی خطرہ میں پڑ جائے گا مجھے چیف جسٹس کے عہدے سے تو ہٹایا گیا مگر ملکی منظر سے نہیں ہٹایا جا سکتا۔

ہاکی میچ میں پاکستان نے بھارت کو صفر کے مقابلہ دو گول سے ہرا کر سیریز جیت لی ہے۔ سیریز میں پاکستان نے چار اور بھارت نے تین میچ جیتے ایک برابر رہا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے بارے میں نمائش کا انعقاد

خلافت لائبریری ربوہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے بارے میں ایک تصویری نمائش کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس نمائش میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی پرانی' نادر' نایاب تصاویر' سوانح حیات کے بارے میں چارٹس' زندگی کے اہم واقعات کے چارٹس کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے بارے میں بھی نایاب تصاویر لگائی گئی ہیں۔ نمائش تمام دن کھلی رہتی ہے۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز — فون 213158

فینسی گولڈ سمتھ
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212868 رہائش 212867

نئے تعلیمی سسٹم کے ساتھ جس سے طلباء جلد ہی انگریزی میں اچھی دسترس حاصل کر لیں گے
ناصر پبلک سکول (دارالرحمت وسطی ربوہ)
رجسٹرڈ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب
چھٹی جماعت سے دسویں جماعت تک
داخلہ 16 مارچ 98ء سے شروع ہے
لائبریری اور سائنس پریکٹیکل کا مکمل اور بہتر انتظام موجود ہے
فارم داخلہ سکول کے دفتر سے صبح ½8 بجے سے ½11 بجے دوپہر تک حاصل کئے جا سکتے ہیں

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز - ربوہ
ملازمت پیشہ / کاروباری اور ایسے تمام افراد کے لئے جو صبح وقت نہیں نکال سکتے، شام کے وقت مورخہ یکم اپریل 98ء سے کمپیوٹر کے ڈپلومہ DWA کی ایک خصوصی کلاس شروع ہو رہی ہے۔ داخلہ کی آخری تاریخ 30 مارچ ہے۔ مزید معلومات بذریعہ فون نمبر 212034 یا کالج واقع 23۔ شکور پارک۔ ربوہ آکر حاصل کی جا سکتی ہیں۔